ہمدرد یونیورسٹی میں کل ہند فارسی اساتذہ کی بازآموزی کا پندرہ روزہ پروگرام

فارسی بازآموزی
Persian Refresher Course
Culture House of I.R. Iran

مورخہ ۷ رجون ۱۹۹۸ء کو ہمدرد یونیورسٹی کونشن سینٹر، ہمدرد نگر، دہلی میں کل ہند فارسی اساتذہ کی بازآموزی کے پندرہ روزہ پروگرام کا افتتاحیہ جلسہ منعقد ہوا جس میں ہندوستان کے مختلف شہروں سے آئے ہوئے اساتذہ کے علاوہ ایرانی اساتذہ بھی موجود تھے۔ اس افتتاحیہ اجلاس میں سید رضا ہاشم، ممبر سکریٹری، پلاننگ کمیشن حکومت ہند اور ڈاکٹر محمود الرحمن وائس چانسلر، علیگڑھ مسلم یونیورسٹی نے مہمان معزز اور مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ عالی جناب حکیم عبدالحمید چانسلر ہمدرد یونیورسٹی اور علیگڑھ مسلم یونیورسٹی نے بھی اپنی موجودگی سے اس اجلاس کو خصوصی رونق بخشی۔

افتتاحیہ اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد خانۂ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران کے قائم مقام ثقافتی کاؤنسلر ڈاکٹر محمد رضا باقری نے مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے وزیر فرہنگ وارشاد اسلامی، جمہوری اسلامی ایران کا پیغام پڑھ کر سنایا اور اس کے بعد آل انڈیا فارسی انجمن اساتذہ کے جنرل سکریٹری پروفیسر عبدالودود اظہر دہلوی نے بھی ہندوستان اور ایران کی مختلف یونیورسٹیوں سے آئے ہوئے مہمانوں کا استقبال کیا۔ اپنی مختصر مگر جامع استقبالیہ تقریر کے دوران پروفیسر اظہر نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ فارسی زبان ہم ہندوستانیوں کے لئے خارجی زبان نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ ہندوستانی اور ایرانی قوم کی مشترکہ ثقافتی میراث ہے جس کی حفاظت ہمارا مشترکہ فریضہ ہے۔ انہوں نے اپنی تقریر کے دوران اس بات پر بھی زور دیا کہ فارسی زبان وتہذیب نے ہندوستانی سماج کے ہر شعبہ کو غیر معمولی طور پر متاثر کیا ہے اور اردو زبان درحقیقت ہم ہندوستانیوں کے لئے فارسی کا گرانقدر تحفہ ہے۔

اس استقبالیہ تقریر کے بعد آنجہانی پروفیسر بشمبھر ناتھ پانڈے اور پروفیسر بھاگوت سروپ جیسے گرانقدر عاشقان زبان وادب فارسی کی وفات پر افسوس وعقیدت ظاہر کرنے کے لئے حاضرین دو منٹ خاموش کھڑے رہے۔ اس کے بعد ڈاکٹر سید رضا ہاشم صاحب نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ موصوف نے اپنی تقریر میں فارسی زبان کی اہمیت ہند وایران تعلقات اور ہندوستانی زبانوں پر فارسی کے اثرات کے سلسلے میں محققانہ اشارے کئے۔ اس کے علاوہ موصوف نے اس بات کا بھی ذکر کیا کہ ہندوستانی علما اور دانشوروں نے فارسی زبان وادب کی ترویج واشاعت میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں اور دونوں ملکوں کے درمیان ثقافتی تعاون کا یہ سلسلہ بہت پرانا ہے۔ اپنی تقریر کے آخری حصہ میں ڈاکٹر ہاشم نے یہ امید ظاہر کی اس قسم کے ثقافتی اور تعلیمی پروگرام یقیناً دونوں ملکوں کے درمیان قربت اور نزدیکی کو بڑھاوا دینے میں بہت مدد ومعاون ثابت ہوں گے۔

اس افتتاحیہ تقریر کے بعد بابائی فارسی پروفیسر سید امیر حسین عابدی صاحب نے حاضرین مجلس سے خطاب کیا۔ انہوں نے اپنی مختصر تقریر میں فارسی اساتذہ کو اس بات کی طرف متوجہ کیا کہ ہم لوگوں کو فارسی کے احیاء کی فکر کرنی چاہئے اور زبان کی تدریس کے سلسلے میں فراہم شدہ جدید ترین وسائل وامکانات کو بروئے کار لاتے ہوئے ایسے محققین پیدا کرنے چاہئیں جو اس زبان کی خاطر خواہ خدمات انجام دے سکیں کیونکہ فارسی عشق ومحبت، بھائی چارہ وآپسی میل جول اور انسانیت دوستی کی زبان ہے۔

پروگرام کے آخری مرحلہ میں اس افتتاحیہ اجلاس کے مہمان خصوصی جناب ڈاکٹر محمود الرحمن، وائس چانسلر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے فارسی زبان اور اپنے مخصوص ہندوستانی لہجے میں تقریر فرمائی۔ موصوف کی تقریر کو اگر ہند وایران روابط پر ایک مدلل تحقیقی مقالہ کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا۔ واضح رہے کہ فارسی اساتذہ کی بازآموزی کے سلسلے میں ہر سال یہ پروگرام منعقد کیا جاتا ہے اور یہ پروگرام کا چودھواں دور ہے لیکن اس چودہ برس کے دوران جناب محمود الرحمن صاحب نے پہلی بار فارسی زبان میں تقریر کر کے یہ ثابت کر دیا کہ انہیں اس زبان

سے خصوصی عشق ولگاؤ رہا ہے۔

ڈاکٹر محمود الرحمٰن نے اپنی تقریر میں کہا کہ دراصل ہند وایران روابط کی تاریخ، تاریخ سے بھی قدیم ہے۔انہوں نے بعض ماہر محققین کے اس دعوے کی طرف بھی اشارہ کیا کہ قدیم ہندوستان اور ایران باستان کے ثقافتی سرمایہ میں بڑی مماثلت پائی جاتی ہے اور فارسی وسنسکرت زبانوں کے درمیان صدیاں گزر جانے کے بعد جو قربت دکھائی دیتی ہے وہ اس دعوے کی بہترین دلیل ہے۔ موصوف نے دور قدیم سے لے کر مغل دور حکومت کے دوران ہند وایران روابط کا تفصیلی جائزہ پیش کیا۔

انہوں نے آخر میں اپنی فارسی تقریر کا خلاصہ انگریزی میں پیش کرتے ہوئے یہ بتایا کہ در حقیقت وہ فارسی استاد کی حیثیت سے کام کرنا چاہتے تھے اور طالب علمی کے زمانے سے انہیں فارسی زبان وادب سے خصوصی لگاؤ رہا ہے چنانچہ انتظامی امور سے فرصت حاصل ہونے کے بعد وہ اکثر فارسی ادب کا مطالعہ کیا کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران نئی دہلی گزشتہ چودہ سال سے کل ہند انجمن استادان فارسی کے تعاون سے اس علمی ورکشاپ کا اہتمام ہر سال کرتا ہے۔اور فارسی اساتذہ کے اس چودھویں اجلاس کو ہندوستان کے پہلے فارسی پروفیسر سید منظور حسین موسوی کے نام سے منسوب کیا گیا ہے۔اس ورکشاپ کا مقصد ہندوستانی فارسی اساتذہ کو زبان وادب میں رونما ہونے والی تبدیلیوں سے پوری طرح باخبر رکھنا اور ہندوستانی وایرانی فارسی اساتذہ کے درمیان علمی وادبی موضوعات پر تبادلہ خیال کا موقع فراہم کرنا ہوتا ہے۔

اختتامیہ اجلاس

مورخہ ۲۱/ جون ۱۹۹۸ء ہمدرد یونیورسٹی کونشن سینٹر میں کل ہند فارسی اساتذہ کی باز آموزی پر مشتمل پندرہ روزہ پروگرام کا اختتامیہ اجلاس منعقد ہوا جس میں اندرا گاندھی اوپن یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر عبد الوحید خان نے بہ حیثیت مہمان خصوصی اور انڈیا انٹرنیشنل سینٹر کی صدر محترمہ کپیلا وتسیاین نے صدر جلسہ کی حیثیت سے شرکت فرمائی۔ان کے علاوہ نئی دہلی میں مقیم اسلامی جمہوری ایران کے سفیر عزت مآب جناب محمود موسوی اور علیگڑھ مسلم یونیورسٹی وہمدرد یونیورسٹی کے اعزازی چانسلر جناب عبد الحمید نے اپنی موجودگی سے اختتامیہ اجلاس کی رونق میں اضافہ کردیا۔

اختتامیہ اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس کے بعد خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران کے قائم مقام کلچرل کاؤنسلر جناب ڈاکٹر محمد رضا باقری نے اپنی مختصر تقریر میں حکیم عبد الحمید صاحب، آل انڈیا انجمن فارسی اساتذہ اور ایران سے تشریف لائے ہوئے مہمان اساتذہ کا شکریہ ادا کیا جن کے تعاون کی وجہ سے یہ باز آموزی پروگرام کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں اس پروگرام کے دوران پڑھائے گئے درسی پروگرام اور اوقات کلاس پر مشتمل ایک تفصیلی رپورٹ بھی پیش کی۔

اس کے بعد آل انڈیا فارسی اساتذہ ایسوسی ایشن کے جنرل سکریٹری پروفیسر عبد الودود اظہر دہلوی نے حاضرین مجلس سے خطاب کیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں فارسی زبان کی اہمیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ در حقیقت فارسی زبان وادب کی تقریباً ہزار سالہ تاریخ کے دستاویزی مدارک موجود ہیں جن کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس زبان نے انسانی قدروں کو فروغ دینے میں نمایاں خدمت انجام دی ہے۔ پروفیسر اظہر دہلوی نے کہا کہ دنیا کے تمام

ماہرین زبان اس بات سے پوری طرح متفق ہیں کہ وقت کی رفتار کے ساتھ زبان وادب میں تبدیلی یقینی ہے اور اس باز آموزی پروگرام کا مقصد ہندوستانی فارسی اساتذہ کو فارسی زبان وادب میں رونما ہونے والی تبدیلیوں سے آگاہ رکھنا ہے۔

پروفیسر اظہر دہلوی کی تقریر کے بعد اسلامی جمہوریہ ایران کے سفیر محترم عزت مآب جناب محمود موسوی نے ایک مختصر مگر جامع اور غور طلب تقریر فرمائی۔ انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ زبان کو سیاسی مقاصد کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے

اور زبان مثبت اور منفی دونوں طرح کے کردار ادا کرسکتی ہے۔ فارسی زبان برصغیر ہند میں تقریباً ۸۰۰ سال سے زیادہ عرصہ پر مشتمل درخشاں تاریخ کی حامل ہے لہذا اس زبان کے ماہرین کو چاہئے کہ وہ اس بات کا تحقیقی مطالعہ کریں کہ فارسی زبان نے اس طویل مدت کے دوران مثبت کردار ادا کیا ہے یا منفی کردار کی حامل رہی ہے۔

سفیر محترم کی تقریر کے بعد اختتامیہ اجلاس کے مہمان خصوصی جناب ڈاکٹر عبد الوحید نے تقریر فرمائی۔ انہوں نے فارسی زبان کی شیرینی و دلکشی کا ذکر کرتے ہوئے اس بات پر مسرت ظاہر کی کہ ہندوستانی فارسی اساتذہ کو زبان و ادب کے نئے رجحانات سے روشناس کرانے کے لئے اس قسم کے ثقافتی پروگرام کا انعقاد ہر سال کیا جاتا ہے۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ زبان و ادب میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کی آگاہی کے ساتھ ہی ساتھ اس بات کی بھی کوشش کی جانی چاہئے کہ نئے وسائل تربیت کو بھی بروئے کار لایا جائے تاکہ پروگرام اور زیادہ مفید اور کارآمد ثابت ہوسکے۔

پروگرام کے آخری حصہ میں محترمہ کپیلا وتسایِن نے صدارتی خطبہ ارشاد فرمایا انہوں نے فارسی زبان کی دلکشی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ میں فارسی زبان سے واقف نہیں ہوں لیکن فارسی ادب سے ہمیشہ متاثر رہی ہوں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں مولانا روم کی عرفانی تعلیمات اور فارسی زبان کے ذریعہ ہندستانی صوفیاء کرام کے پیغام انسان دوستی کی بھرپور ستائش کی اور فرمایا کہ ہندوستانی علماء و دانشوروں نے فارسی زبان و ادب کی نمایاں خدمت انجام دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ فارسی زبان کے طویل ماضی کی ایک درخشاں تاریخ ہماری نگاہوں کے سامنے ہے لہذا مستقبل میں جو تعلیمی پروگرام مرتب کئے جائیں اس میں فارسی اور دیگر کلاسیکی زبانوں کو ان کا جائز حق ملنا چاہئے۔ انہوں نے ملک کے مختلف علاقوں میں محفوظ گرانقدر فارسی سرمایہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ تنہا مدراس کی لائبریری میں فارسی کے ۵۵ ہزار مخطوطات موجود ہیں اور اس عظیم ثقافتی میراث کی حفاظت لازمی ہے۔

اختتامیہ اجلاس کے آخری مرحلہ میں باز آموزی پروگرام میں شریک اساتذہ نے اپنے محترم ایرانی اساتذہ کی خدمت میں ہدیہ بھی پیش کیا۔

واضح رہے کہ فارسی زبان و ادب کی باز آموزی کے اس پروگرام میں ہندوستان کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے تقریبا ۰ معلمین نے شرکت فرمائی۔ ایرانی استاد پروفیسر راستگو نے اپنی رپورٹ میں بتایا کہ ہندوستانی فارسی اساتذہ زبان میں اچھی مہارت کے حامل ہیں لہذا آئندہ باز آموزی پروگرام میں فارسی ادب کو خصوصی اہمیت دی جانی چاہئے۔

امام خمینیؒ کی برسی

۴؍جون دنیائے اسلام اور مستضعفین عالم کے لئے انتہائی غم کا دن ہے۔ اس روز اس عظیم شخصیت کی رحلت ہوئی جس نے دنیا کو آبرو مندانہ زندگی گزارنے کا سلیقہ سکھایا۔ اور مستکبرین عالم کو سرنگوں کرکے احکام خداوندی کے اجرا کا راستہ ہموار کیا۔ اس قائد عظیم الشان کی رحلت کو ۹ سال ہو چکے ہیں۔

امام خمینیؒ کی نویں برسی کی مناسبت سے ہندستان کے گوشہ و کنار میں تعزیتی مراسم ادا کئے گئے، چونکہ ۴؍جون ایام عزائے حسینیؑ کے دوران تھی لہذا زیادہ تر مقامات پر ۴؍جون کی مجالس عزا میں امام خمینیؒ کے کارناموں پر روشنی ڈالی گئی۔ سیدۂ عالمیانؑ کی خدمت میں اُن کے ان فرزند کا پرسہ بھی پیش کیا گیا۔

ہندستان کے بعض شہروں اور قصبوں سے امام خمینیؒ کی برسی کے موقع پر خصوصی پروگرام منعقد کئے جانے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان میں کشمیر، اترپردیش، دہلی، مہاراشٹر، آندھرا پردیش، کرناٹک، راجستھان، بہار، مدھیہ پردیش اور گجرات صوبوں کے اکثر شہروں اور قصبوں میں امام خمینیؒ کی برسی کی مناسبت سے تعزیتی مراسم ادا کئے گئے۔

موصولہ اطلاعات کے مطابق درسگاہ باقریہ لکھنؤ، امام خمینیؒ میموریل ٹرسٹ کرگل، امامیہ مشن اسکول لیہہ، ادارہ ابوالفضل العباس ماگام، حوزہ علمیہ مظفر نگر، مومنین کیرانہ مظفر نگر اور انڈو ایران فرینڈشپ سوسائٹی اورنگاباد کی طرف سے خصوصی پروگرام منعقد کئے گئے۔ جن میں تعزیتی جلسے و جلوس، تقریری و مقالہ نویسی کے مقابلے وغیرہ بھی شامل تھے۔